مقدونیہ کے وفد کی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک میسیڈونیا (MACEDONIA) سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

میسیڈونیا سے امسال 83/افراد نے جلسہ میں شرکت کی، پچاس افراد ایک بس کے ذریعہ دوہزار کلومیٹر کا سفر 34 گھنٹوں میں طے کر کے آئے تھے جبکہ دیگر افراد دوسرے ذرائع استعمال کر کے شامل ہوئے۔ شامل ہونے والوں میں 21/احمدی افراد، 29/غیر از جماعت اور 14/عیسائی تھے۔ شامل ہونے والوں میں ایک بڑے شہر کے میئر اور چار مختلف ٹی وی چینلز کے صحافی بھی تھے جنہوں نے جلسہ کے تینوں دن جلسہ کے مناظر کی ریکارڈنگ کی نیز مختلف مہمانوں کے انٹرویوز کئے۔ اپنے ٹیلیویژن کے لئے وہ ڈاکومنٹری تیار کریں گے۔

ایک خاتون صحافی نے عرض کیا کہ وہ پہلی دفعہ آئی ہے۔ جلسہ بہت زبردست تھا۔ محبت، پیار تھا۔ امن کی تعلیم تھی۔ میں نے جلسہ میں کوئی کمی نہیں دیکھی۔ پروفیشن کے لحاظ سے میں ایک صحافی ہوں۔ میں نے بطور صحافی کام کیا ہے۔ مردوں کے، عورتوں کے انٹرویو کئے ہیں۔ بہت مطمئن ہو کر واپس جا رہی ہوں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا: آپ تو بڑی اچھی صحافی ہیں ورنہ صحافی تو کم ہی مطمئن ہوتے ہیں۔

ایک مہمان جو کہ پروفیسر ہیں وفد میں شامل تھے۔ موصوف نے عرض کیا کہ پہلی دفعہ جرمنی کے جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ اتنے بڑے جلسہ میں ایک ملی میٹر بھی انصاف اور عدل سے دوری نظر نہیں آئی۔ **یہ جماعت پوری طرح سے اللہ تعالیٰ کی راہ پر چل رہی ہے۔ میرے دل نے اس کی تصدیق کی ہے اور گواہی دی ہے کہ یہ جماعت سچی ہے۔**

ایک بچی نے عرض کیا کہ میری شادی ایک پاکستانی احمدی سے ہوئی ہے میں نے پہلے میڈیکل کی تعلیم حاصل کی تھی۔ اب میرے لئے موقعہ ہے کہ مَیں MIDWIFE کا کام کرسکتی ہوں یا عائشہ اکیڈمی میں کام کروں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ MIDWIFE کا کام کریں اور ساتھ ساتھ دین کا علم حاصل کرتی رہیں۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ مَیں حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں نے اس کانفرنس میں شامل ہونے سے قبل احمدی مسلمان کے خلاف پڑھا تھا۔ یہاں آکر مجھے اس کی تصدیق کرنے کا موقعہ ملا۔ سب باتیں غلط تھیں۔ جماعت احمدیہ ہی ہے جو صحیح اسلامی تعلیمات پر

غلط تھیں۔ جماعت احمدیہ ہی ہے جو صحیح اسلامی تعلیمات پر
عمل پیرا ہے۔ میں نے یہاں اسلام کا ایک پاک چہرہ دیکھا ہے۔ تین سو سال نہیں بلکہ اس سے بہت پہلے جماعت احمدیہ دنیا میں غلبہ حاصل کرے گی اور اسلام کو لیڈ (LEAD) کرے گی۔

ایک مہمان نے سوال کیا جو مسلمان اور عیسائی ہماری جماعت کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے تو مرنے کے بعد ان سے کیا سلوک ہوگا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: کہ یہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ہے کہ وہ ان سے کیا سلوک کرتا ہے۔

☆ **جلسہ میں تین مسلمان پروفیسر بھی شامل ہوئے جو آپس میں دوست ہیں۔ ان میں سے ایک آئی ٹی کے پروفیسر Djeladini Etem (جلادینی ایتیم صاحب) نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھا:**

’’میں جلسہ سالانہ کی انتظامیہ اور مقدونیہ میں مقامی احمدی افراد کا ممنون ہوں جن کی دعوت پر میں جلسہ میں شامل ہوا۔ اس جگہ پر صحیح اسلامی تعلیمات کا ظہور ہو رہا تھا۔ اگرچہ اس سے قبل میں نے جماعت احمدیہ اور ان کے خلفاء کے بارہ میں پڑھ اور سن رکھا تھا اور بہت سی باتیں جماعت کے خلاف سنی تھیں لیکن یہاں آکر ان سب کا جواب مل گیا۔ میں نے جماعت کے خلیفہ کو دیکھا، ان کی باتیں سنیں اور ان سے بہت زیادہ علم حاصل کیا۔ جو باتیں جماعت کے خلیفہ نے بیان کیں ان سے بہت زیادہ متاثر ہوا۔‘‘ نیز کہتے ہیں کہ: ’’جماعت کے خلیفہ کی باتیں سن کر میرا پختہ ایمان ہے کہ تمام دنیا کے افراد اس پیغام اور راستہ کو اختیار کرلیں گے جو اللہ جلّ شانہ کی طرف سے شروع ہوا ہے۔ میری طرف سے آپ کو سلام اور امن ملے۔ میں آپ کیلئے خیر اور نیک تمنا کرتا ہوں۔

☆ **پروفیسر ڈاکٹر Metus Sulejmani (میٹوس سلیجمانی صاحب) مقدونیہ میں سوشیالوجی کے پروفیسر ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:**

’’میں جماعت احمدیہ کے افراد کا جلسہ کی دعوت اور اعلیٰ مہمان نوازی پر شکرگزار ہوں۔ جماعت کی طرف سے جلسہ کے دوران میں نے جن اعلیٰ انسانی اقدار کا مذہبی اور معاشرتی اظہار دیکھا اس پر بہت مثبت سوچ رکھتا ہوں۔ میں نے جلسہ کے دوران بین الاقوامی بھائی چارہ کے اصولوں کا مظاہرہ دیکھا۔ میں جماعت احمدیہ کو ان کے الٰہی مشن میں کامیابی اور ترقی کا متمنی ہوں اور آپ کیلئے دعا گو ہوں۔ بہت احترام کے ساتھ اجازت۔‘‘

☆ **پروفیسر ڈاکٹر Munir Ademi (منیر آدمے صاحب) مقدونیہ میں پروفیسر ہیں۔ وہ اپنے تاثرات کا اس طرح اظہار کرتے ہیں کہ:**

’’خاکسار اپنے اور اپنی فیملی کی طرف سے بہترین مہمان نوازی پر جماعت احمدیہ کا شکرگزار ہے۔ یہ جماعت اپنی دینی، روحانی، قومی اور معاشرتی اقدار کو بہت اعلیٰ طور پر پیش کرتی ہے۔ میں جلسہ سالانہ 2018ء کے موقع پر خصوصی طور پر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا ان کے ٹھوس اور مدلّل خطابات کے لئے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن میں انہوں نے محبت، امن اور بھائی چارہ کی ضرورت پر زور دیا۔‘‘

انہوں نے دوران ملاقات حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ: آپ کے خیال میں وہ وقت کب آئے گا جب یہ جماعت ساری دنیا میں مسلمانوں کو lead کرے گی؟ کیونکہ مجھے نظر آرہا ہے کہ اس جماعت کے اندر وہ چیز ہے جس سے یہ تمام مسلمانوں کو ایک جھنڈے تلے اکٹھا کرسکتی ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مذہبی جماعت ہے اور مذہبی جماعتیں آہستہ آہستہ بڑھا کرتی ہیں، ترقی کیا کرتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ترقی کر رہی ہے۔ ہر سال لاکھوں لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ اس سال بھی چھ لاکھ سے زائد لوگ جماعت میں شامل ہوئے۔ ہمیں اُمید ہے کہ انشاء اللہ ایک دن آئے گا کہ دنیا کی اکثریت جماعت کے یا اسلام کے حقیقی پیغام کو سمجھے گی اور اس میں شامل ہو جائے گی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں مسیح محمدی ہوں اور مسیح موسوی کے قدموں پر آیا ہوں اور عیسائیت کی جو ترقی ہوئی تھی اور جب ان کو دنیا میں پہچانا جانے لگا اور ان کی مخالفتیں کم ہوئیں تو اس کو تین سو سال سے زائد کا عرصہ لگا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ تین سو سال کا عرصہ نہیں گزرے گا کہ جماعت دنیا کے اکثر حصہ پر غالب ہوگی، یا حقیقی اسلام کو ماننے والے لوگ ہوں گے۔ اس لئے ہمیں مایوسی کوئی نہیں۔ اس کیلئے نسلوں کو قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔

☆ **Koceva Gonca (کوشےوا گونزہ صاحبہ) جو پیشہ کے لحاظ سے صحافی ہیں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ:**

’’میں پیشے کے لحاظ سے صحافی ہوں۔ بہت سی کانفرنسز دیکھی ہیں۔ لوگوں کے انٹرویو کئے ہیں۔ میں کوشش کروں گی کہ جلسہ کی ڈاکومنٹری میرا سب سے اچھا کام ثابت ہو اور انٹرنیٹ پر ساری دنیا اس کو دیکھے۔ میں چاہتی ہوں کہ آئندہ بھی آپ کے ساتھ مل کر کام کروں اور جو لوگ میرا پروگرام دیکھیں وہ سمجھ لیں کہ محبت کیسے پھیلائی جاتی ہے۔ احمدیت کے بارہ میں دنیا کو سچائی بتاؤں گی کہ زندگی کیسے گزارنی چاہئے۔ میں نے زندگی میں اس سے قبل اتنے اچھے لوگ نہیں دیکھے جو اس پیمانے پر مثبت خیالات اور مثبت سوچ کو پھیلا رہے ہوں۔‘‘

☆ **وفد میں شامل ایک مہمان Kostovski Stojanco (کوستوسکی ستوانچو صاحب) لکھتے ہیں:**

’’میں پہلی بار جلسہ سالانہ میں 2012 میں شامل ہوا تھا اور یہ میرا دوسرا جلسہ ہے۔ اب کی بار مجھے دوبارہ انہی باتوں کا تجربہ ہوا جو قبل ازیں ہو چکا تھا۔ میں نے آپ سے اپنے لئے اور دوسرے شاملین کیلئے حقیقی محبت دیکھی۔ ہماری بہت اچھی مہمان نوازی کی گئی۔ میں آپ کا شکرگزار ہوں۔ آپ کی ان تقاریر کا جن میں آپ نے اسلام کی باتیں بتائیں۔ آپ کی تقاریر سے میرے کئی سوالوں کا جواب ملا۔ قبل ازیں میں ان کا جواب نہیں جانتا تھا۔ آپ کی یہ بات بہت اچھی لگی کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ جلسہ ہر لحاظ سے مکمل تھا۔‘‘

☆ **Uzunova Dejana (عذونووا دیانہ صاحبہ) بیان کرتے ہیں:**

’’یہ جلسہ ہر لحاظ سے مکمل تھا۔ خصوصاً تمام پروگرامز وقت پر شروع ہو رہے تھے۔ یہ میرا پہلا جلسہ ہے اور چاہتی ہوں کہ دوبارہ بھی شامل ہوں۔ میں ایک تجویز دینا چاہتی ہوں کہ جلسہ پر ہمارے جیسے لوگ جو مسلمان نہیں ہیں، کیا ان کیلئے ضروری ہے کہ تمام پروگرام کے دوران ہال میں رہیں یا ان کیلئے پروگرام کا ایک ایسا حصہ بھی ہو جن میں ان کو علیحدہ سے جلسہ اور جماعت کا تعارف کروایا جائے۔‘‘

☆ **Findanka Ristova (فی دانکا، ریستووا صاحبہ) لکھتی ہیں کہ:**

پچھلے سال جلسہ نے جو اچھا اثر مجھ پر چھوڑا تھا اس نے مجھے مجبور کیا کہ امسال دوبارہ آؤں اور دوبارہ اسی گرمجوشی نے میرے دل کو بھر دیا ہے۔ جلسہ نے مجھ پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ خصوصاً تمام کارکنان نے جو بغیر غلطی کے اپنے فرائض ادا کر رہے تھے۔ ہمیں یہ محسوس ہو رہا تھا گویا ہم گھر پر ہیں۔ امسال خلیفہ صاحب کی تقریر نے میرے دل پر اثر کیا۔ آپ کا بہت شکریہ۔‘‘

☆ **Zorinski Zorancho (زورنسکی زورنچو صاحب) لکھتے ہیں کہ:**

’’میں جلسہ پر پہلی بار بطور مہمان اور بطور صحافی

شرکت کررہا ہوں۔ میں اس دعوت کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو وسیم صاحب نے مجھے دی۔ میں اپنے ناظرین کو وہ باتیں بتانا چاہتا ہوں جو انہیں ابھی تک معلوم نہیں کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ پیار محبت اور بھائی چارہ سے وقت گزار رہے ہیں۔ میں اس بات کا اعتراف کرنا چاہوں گا کہ شروع میں میرا خیال تھا کہ اتنی زیادہ تعداد میں لوگوں کے اجتماع سے مسائل کھڑے ہوں گے۔لیکن پہلے دن ہی میں نے محسوس کرلیا کہ یہاں ایسا کچھ نہیں جس پر اعتراض پیدا ہو سکے۔''

مزید کہتے ہیں کہ: ''آپ کا موٹو 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' ایک ایسا واحد پیغام ہے جو بہت مقدس پیغام ہے، گویا آسمانی پیغام ہے۔ یہ موٹو تمام انسانیت کیلئے ایک بہترین راہنما اصول ہے۔ میں حضور کے خطابات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ زیادہ تعداد میں لوگ آپ کی باتیں سنیں۔ میں بطور صحافی کوشش کروں گا کہ اپنے ناظرین کو اس پیغام کا ایک حصہ دکھاؤں جو میں نے ریکارڈ کیا۔حضور سے ملاقات نے مجھ پر ایک عجیب اثر کیا۔ جب میں نے آپ کا ہاتھ چھوا تو میرے جسم میں بجلی کی لہریں دوڑیں۔آپ میں ایک روحانی طاقت ہے۔ اب جب میں یہ بات کہہ رہا ہوں دوبارہ میرے جسم کی وہی حالت ہے۔میرے علم میں نہیں تھا کہ حضور کے ہاتھ پر بوسہ دے سکتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کو بوسہ دیتے دیکھا میں بھی اب یہی چاہوں گا۔''

انہوں نے ملاقات کے دوران سوال کرتے ہوئے کہا: احمدی مسلمانوں میں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت جو ظاہری فرق آپ دیکھ رہے ہیں اور آپ نے یہاں آ کر بھی دیکھ لیا ہے کہ وہ یہ ہے کہ اس وقت احمدیہ مسلم جماعت جو دنیا میں ہر جگہ ہے وہ خلافت کے سایہ تلے ایک ہی آواز پر اُٹھنے بیٹھنے والی ہے اور ایک ہی طرح کی سوچ رکھنے والی ہے اور ایک ہی تعلیم پر عمل کرنے والی ہے جبکہ دوسرے مسلمانوں کے پاس ایسا کوئی لیڈر نہیں ہے۔ ہر فرقہ اپنے اپنے راگ الاپتا رہتا ہے۔آجکل کے لحاظ سے تو یہی فرق ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اس لئے دنیا میں آپ کہیں جا کر دیکھ لیں، چاہے وہ مغربی افریقہ یا مشرقی افریقہ یا انڈونیشیا یا جو جزائر کے رہنے والے ہیں یا ساؤتھ امریکہ یا امریکہ یا یورپ یا ایشیا میں رہنے والے ہیں سب کی سوچ ایک ہی طرح کی ہوگی۔ اور یہ بات آپ کو کہیں نظر نہیں آئے گی کہ دنیا میں مختلف ملکوں میں رہنے والی مختلف قومیں ایک ہی سوچ رکھتی ہوں جو کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پھیلانے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی سوچ ہے۔ پس اِس ایک سوچ کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال پہلے پیشگوئی فرمائی تھی کہ چودھویں صدی میں جو مسیح موعود اور مہدی معہود امام آئے گا اُس کو ماننا۔ اس کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا اور مسلمان اُمت اُسے مانے گی تو امّت واحدہ بن جائے گی۔اس لئے باوجود مخالفتوں کے مسلمانوں میں سے ہی لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہماری جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور اسی سوچ کے ساتھ شامل ہوتے ہیں کہ امن اور پیار اور بھائی چارہ کی فضا کو قائم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننا ہے۔ اس لئے ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ایک وقت آئے گا جب تمام مسلمانوں کی سوچ ایک ہو جائے گی جب وہ جماعت کے پیغام کو سمجھنا شروع ہو جائیں گے۔

☆ **Maria Tncevska** (ماریہ تانچسکا وا صاحبہ) **لکھتی ہیں کہ:**

مجھے اس بات پر بڑی خوشی ہوئی کہ جلسہ میں دوسری بار شامل ہو رہی ہوں۔ یہ ایک بہت بڑا اجتماع اور میرے لئے ایک بڑا روحانی تجربہ تھا۔ جلسہ کے دوران ایک لمحہ ایسا بھی آیا جب مجھے ایسا محسوس ہوا کہ ہر طرف سے روحانی لہریں آرہی ہیں۔ ایک لمحہ ایسا بھی آیا جب تمام لوگ اکٹھے عبادت کررہے ہیں۔آپس میں پیار اور محبت پیدا کررہے ہیں۔ یہ تمام چیزیں اسلام کے بارہ میں میرے خیالات کو تبدیل کررہی تھیں۔ یہ سب کچھ بہت حیران کن تھا۔ کہ تمام لوگوں آپس میں جڑے ہوئے تھے۔ مجھے اس پروگرام میں شامل کرنے پر آپ کا بہت شکریہ۔''

☆ **Daniel Cuklev** (**دانیال سوکلیوو صاحب**) **لکھتے ہیں کہ:**

''میں جلسہ میں دوسری بار شامل ہوا ہوں۔ اس بار میں نے زیادہ لوگوں کو دیکھا۔میرے خیال میں دوسرے مما لک سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی ہے۔ کھانا بہت مزیدار تھا اور بہت اچھا تھا۔ اس طرح **مجھ پر اس بات کا بہت اثر ہوا کہ نماز کے اوقات میں 40 ہزار لوگ تھے اور ایسی خاموشی تھی کہ جیسے یہاں کوئی موجود نہ ہو اور یہ بات** ظاہر کرتی ہے کہ تمام لوگ اپنے **مذہب اور اپنے خلیفہ کی بہت زیادہ عزت کرتے ہیں۔''**

☆ **Natalja Krsteska** (**ناتالیہ کرسٹسکا صاحبہ**) **لکھتی ہیں کہ:**

اس جلسہ میں شامل ہو کر مجھے محبت اور بنی نوع کی ہمدردی کی ایسی روشنی ملی جو میری راہنما بنی۔ہم سب خدا کو اپنے اعمال کے ذریعہ سے پاسکتے ہیں۔لیکن ہمیں چاہیئے کہ خدا کی دل کے ساتھ اطاعت کریں۔ تا کہ یہ دنیا بہتر جگہ بن سکے۔ میں دوسری بار جلسہ میں شامل ہونے کو اپنی خوش قسمتی سمجھتی ہوں۔''

☆ **Adem Vejselov** (**آدم وے سیلو صاحب**) **لکھتے ہیں کہ:**

''ہم نے مقدونیہ سے جلسہ کیلئے بس میں سفر کیا۔ سفر بھی وقفوں کے ساتھ اچھا رہا۔ مجھے جلسہ کے افتتاح پر جھنڈا لہرانے کی تقریب بہت اچھی لگی۔ حضور نے اپنے خطابات میں احمدیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی، جماعت کے مقصد کو بیان فرمایا اور اسلامی تعلیم کو بہت عمدہ طور پر بیان فرمایا۔تینوں دن میں نے تقاریر سنیں۔ مجھے اب محسوس ہو رہا ہے کہ مجھے اب جا کر علم ہوا ہے کہ حقیقی مسلمان کیسا ہونا چاہئے۔ ایک مسلمان کو غیر مسلموں سے کیسا تعلق رکھنا چاہئے۔ یہ جلسہ میرے لئے سیکھنے کا بہت نادر موقع تھا۔''

☆ **ایک مہمان خاتون نے سوال کیا کہ آپ کا بحیثیت خلیفہ جو کام ہے وہ بڑا مشکل کام ہے۔ آپ کس طرح یہ کرپاتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
بس اللہ تعالیٰ کروا دیتا ہے۔ یہ کام انسانی کوششوں سے نہیں ہوسکتا۔ اللہ کے کام اللہ ہی کرواتا ہے۔ یہ لوگ تو پانچ دن کام کر کے دو دن ویک اینڈ کے لے لیتے ہیں یا چھ دن کام کے بعد ایک دن ویک اینڈ کا لے لیتے ہیں، لیکن میرے لئے کوئی ویک اینڈ نہیں ہے۔

☆ **ایک مہمان نے سوال کیا کہ اس وقت پاکستان میں جو عمران خان کی حکومت آئی ہے، کیا اُس کے آنے سے احمدیوں کے حالات بہتر ہو سکتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جب تک احمدیوں کے متعلق جو قانون ہے جو 1974ء میں قومی اسمبلی نے پاس کیا تھا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور بعد میں ضیاء الحق نے آ کر اس میں مزید ترمیمیں کر کے اُس کو اس طرح بنایا کہ احمدیوں کی کوئی آواز نہیں ہوسکتی، احمدی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے، احمدی ایک دوسرے کو سلام نہیں کرسکتے، احمدی بسم اللہ نہیں پڑھ سکتے اور اس طرح کے عجیب اور بیہودہ قسم کے قوانین ہیں جب تک وہ قائم ہیں کوئی بھی حکومت آجائے وہ کچھ نہیں کرسکتی کیونکہ ان قوانین کی وجہ سے ملّاں آجکل زوروں میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جہاں تک عمران خان کا تعلق ہے تو اس کو بھی اسی قانون کے تحت حکومت چلانی ہوگی اور مولوی کا زور ہے۔ یہاں تک کہ گزشتہ دنوں میں عمران خان نے ایک معاشی ترقی کیلئے ایڈوائزری کونسل بنائی تھی۔ اس میں ایک بہت اچھا احمدی اکانومسٹ جو دنیا میں مانا ہوا ہے اور امریکہ میں ایک یونیورسٹی میں پڑھا رہا ہے اس کا نام بھی شامل کرلیا۔ اس کا نام شامل کرنے پر ملّاں نے اتنا شور مچایا کہ تم نے ایک قادیانی کو شامل کرلیا ہے اور ہم اس کو برداشت نہیں کرسکتے۔ گو کہ پہلے عمران خان کے منسٹرز نے اس کو **resist** کیا اور کہا کہ ہم نے اسے کسی اسلامی نظریاتی کونسل میں تو شامل نہیں کیا، ہم نے تو معاشی ترقی کی ایک کونسل میں شامل کیا ہے اور اُسے کمیٹی کا ایک ممبر بنایا ہے۔لیکن ملّاں نہیں مانے اور آخر عمران خان کی حکومت کو مولویوں کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے اور پھر انہوں نے اس اکانومسٹ کو مجبور کیا کہ اب **resign** کردو یا ہم تمہیں ہٹادیں گے۔ تو یہ ہے پاکستان میں عمران خان کی حکومت کے انصاف کی تازہ مثال جو ہم دیکھ رہے ہیں۔

میسیڈونیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے یہ ملاقات سات بجکر 40 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔